السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے دوسرے کو اپنی بیٹی کا رشتہ دیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ یہ حرامی ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر وہ مسلمان ہے تو نکاح صحیح ہے کیونکہ وہ اپنی ماں اور اس کے ساتھ بدکاری کرنے والے کے گناہ میں شریک نہیں ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَلَّا تَزِرُ وازِرَةٌ وِزرَ أُخرىٰ ٣٨ ... سورة النجم

''کوئی شخص دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔''

اگر یہ اللہ تعالیٰ ک دین پر قائم رہے اور پسندیدہ اخلاق کو اختیار کرے تو ان دونوں کے عمل کی وجہ سے اس پر وئی عار نہیں ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يـٰأَيُّهَا النّاسُ إِنّا خَلَقنـٰكُم مِن ذَكَرٍ وَأُنثىٰ وَجَعَلنـٰكُم شُعوبًا وَقَبائِلَ لِتَعارَفوا إِنَّ أَكرَمَكُم عِندَ اللَّهِ أَتقىٰكُم إِنَّ اللَّهَ عَليمٌ خَبيرٌ ١٣ ... سورة الحجرات

''لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے برادریاں اور خاندان بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو اور اللہ کے نزدیک تم سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور سب سے خبر دار ہے۔''

اور نبی اکرم ﷺ سے جب یہ پوچھا گیا کہ سب سے معزز کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ''جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے''نبی علیہ الصلوة والسلام نے یہ بھی فرمایا ہے۔

((من بطأبہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ)) (صحیح مسلم)

''جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے رکھا تو اس کا نسب اسے آگے نہ لے جاسکے گا۔''

نیز آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

((إذا خطب إليكم من ترضون دينہ وخلقہ فزوجوه إلا تفعلوا تكن فتنة في الارض وفساد عريض)) (جامع الترمذي)

''جب تم سے کوئی ایسا شخص رشتہ طلب کرے جس کا دین واخلاق تمہیں پسند ہو تو اسے رشتہ دے دو ورنہ زمین میں بہت بڑا فتنہ وفساد رونما ہو جائے گا۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص187

محدث فتویٰ